بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ | سوموار ۲ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ، ۱۷ صلح ۱۳۶۲ ہش ، ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ صلح (جنوری) سیدنا حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

آج دُنیا کی ساری بیماریاں عدل کے فقدان کی وجہ سے ہیں

اگر ہم نے دنیا کو عدل کے قرآنی مفہوم سے آگاہ نہ کیا تو دنیا جہالت میں مر جائیگی

آخری روز بارش دیکھکر میرے دل میں کوئی شکوہ پیدا نہ ہوا۔ بلکہ شکر ہی شکر کے جذبات تھے اور کچھ نہ تھا

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے آخری روز آخری اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یادگار خطاب

(قسط اوّل)

ربوہ ۲۸ فتح / دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے ۱۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو دوسرے اجلاس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک معرکہ آراء علمی خطاب اسلام کے تصورِ عدل پر ارشاد فرمایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد آیاتِ قرآنی کے حوالے سے قرآن مجید کی آیت۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

کی نہایت پُر معارف اور نصرت افروز تفسیر بیان کی حضور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر پڑھانے کے بعد صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے اور اجلاس کی باضابطہ کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا کلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

خوش الحانی سے پڑھا۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا۔

اب مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب اپنا کلام سنائیں گے۔ چنانچہ محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "لاہور" لاہور تشریف لائے اور انہوں نے اپنے مخصوص لحن اور پُر شوکت آواز میں نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سنائی۔ اس کا مطلع تھا

ہے نام نامی تمہارا لب پر درود تم پر سلام تم پر
ادھر بھی ہو اک نگاہ سرور درود تم پر سلام تم پر

اس نعت کا ایک شعر احباب کرام نے بہت پسند کیا اور اظہارِ پسندیدگی کے طور پر حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد کے پُر جوش نعرے بلند کئے۔ یہ شعر تھا

لہو وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اسکو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر درود تم پر سلام تم پر

اس نعت کا مقطع تھا

شب الم رُوکشِ سحر ہو کرم کی آقا بس اک نظر ہو
بلا لو ثاقب کو اپنے در پر درود تم پر سلام تم پر

اس کے بعد تین بجکر ۹ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے۔ حضور نے ساڑھے پانچ بجے تک اپنا خطاب جاری رکھا اس طرح سے حضور نے دو گھنٹہ اکیس منٹ تک خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ارشاد فرمانے کے بعد تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور اس کے بعد آیت قرآنی

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

(النحل آیت : ۹۱)

تلاوت کی۔

بعد فرمایا آج صبح جب نماز کے لیے باہر نکلا اور بارش دیکھی تو میں نے معاً اپنے دل کو ٹٹولا کہ کوئی شکوہ تو نہیں۔ بے اختیار دل سے حمد نکلی شکوے کا شائبہ تک نہیں تھا۔ شکر ہی شکر تھا۔ اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ معاً طبیعت حمد سے درود کی طرف مائل ہوئی کیسا محسنِ اعظم ہے کیسی اعلیٰ تعلیم دی کہ مومن کسی حال میں شاکی ہو ہی نہیں سکتا۔ عجیب تعلیم عطا کی ہے مومن کو ہر حال میں خدا تعالیٰ پر راضی رہنا ہے تعلیم یہ دی۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(یونس : ۶۳)

اللہ کا بے حد احسان ہے کہ مومنوں کی ایسی جماعت عطا کی جو ہر رحمت اور فضل میں اور ہر مشکل میں اللہ پر راضی ہے جو ہر حال میں اللہ پر راضی ہوں انہیں دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی۔ ایک

(باقی صفحہ ۴ پر)

خاندان سیدنا حضرت اقدس میں شادی کی مبارک تقریب

بتاریخ ۵ جنوری ۱۹۸۳ء عزیزم قمر سلیمان احمد صاحب سلمہ ابن محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور عزیزہ امۃ الکبیر لبنیٰ سلمہا بنت محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد رفیع الزماں خان صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ قمر سلیمان احمد صاحب سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے نواسے اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے پوتے ہیں نیز عزیزہ امۃ الکبیر لبنیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ ان دونوں کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں بیس ہزار روپیہ حق پر پڑھا تھا چونکہ قمر سلیمان احمد سلمہٗ اس وقت نائیجیریا میں تھے ان کی طرف سے وکیل خود حضور رحمہ اللہ تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس وقت حضورؒ نے خاندان سیدنا حضرت اقدس میں دو مزید نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا تھا اور اس تقریب نکاح کو جماعت احمدیہ کے لئے پندرھویں صدی ہجری کی پہلی خوشی قرار دیا تھا۔

(ملاحظہ ہو الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء)

۴ جنوری ۱۹۸۳ء کو دوپہر کے وقت بارات ربوہ سے لاہور روانہ ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے گھر تشریف لا کر اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح بارات کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ بعد ازاں حضور خود بھی علیحدہ طور لاہور تشریف لے گئے۔ بارات میں خاندان سیدنا حضرت اقدس کے افراد کے علاوہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال قدیم اور محترم مولوی عبد المالک صاحب مبلغ انڈونیشیا بھی شامل تھے۔ بارات ربوہ سے پہلے محترم ڈاکٹر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے گھر لاہور چھاؤنی گئی اور وہاں قیام کیا۔

اگلے روز یعنی ۵ جنوری کو بارات محترم ڈاکٹر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے ہاں سے روانہ ہو کر لاہور چھاؤنی میں ہی محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزماں خان صاحب کی کوٹھی پہنچی جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر افرادِ خاندان کے ہمراہ بارات کا استقبال

(باقی صفحہ ۴ پر)

میرے ابا جان محترم کیپٹن شیخ نواب دین (ریٹائرڈ) کے دائیں کولہے کی ہڈی کا مورخہ ۵ جنوری ۸۳ء کو C.M.H راولپنڈی میں آپریشن ہوا ہے۔ خاکسارہ نہایت عاجزی سے خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد، بزرگوں بھائیوں اور بہنوں سے ابا جان کی مکمل بحالی صحت کے لئے دعا کی التجا کرتی ہے۔

(نعیمہ ریحانہ اہلیہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ صدر لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ چھاؤنی)

● ہمارے شمالی سماٹرا کے مبلغ مکرم مولوی مکیز الدین صاحب جاوس کو اللہ تعالیٰ نے چار دسمبر ۱۹۸۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "ھبۃ الغالب" نام تجویز فرمایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی زندگی دے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

(مرزا محمد ادریس قائمقام رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد دہلوی ، سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکنان جلسہ سے خطاب

ذکرِ الٰہی ہماری زندگی کا غالب پہلو رہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کی تقدیر ذکرِ الٰہی کو خاموش نہیں رہنے دیتی دُنیا اس کے آثار دیکھ لیتی ہے

مستقبل کے خطرات کا بھی یہی علاج ہے اور حال کے خدشات کا بھی یہی علاج ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ: مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ فتح ۱۳۶۱ھش (۲۲ دسمبر ۱۹۸۲ء) کو احاطہ دفتر جلسہ سالانہ میں کارکنانِ جلسہ سے جو خطاب فرمایا اسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت پیش کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ سر پر آپہنچا ہے اور اس کی تمام تیاریاں جتنی بھی انسانی طاقت میں تھیں، بفضلہٖ تعالیٰ مکمل کر لی گئی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تیاریاں ان ذمہ داریوں کے مقابل پر کچھ بھی نہیں جو ہر جلسہ میں ہمارے کندھوں پر ڈالی جاتی ہیں اور وہ حصہ جو

فضل کا حصہ

ہے اگر اسے نکال لیا جائے تو کوئی ایک جلسہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ خدا کے فضل کا حصہ ہی ہماری حقیر کوششوں میں شامل ہو کر ان کو مثمر ثمراتِ حسنہ بناتا ہے اور ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی کی جاتی ہے اور سارے خلاء جو ان کوششوں کے باوجود باقی رہ جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ خود ہی پُر فرمایا کرتا ہے۔

یہ ایک عجیب توارد ہے کہ اس موقع پر جو بات میں علی الخصوص کہنی چاہتا تھا اس کا ان آیات میں ذکر ہے جن کی اس وقت تلاوت کی گئی ہے۔ سب سے نمایاں بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب آیت ۴۲)

کہ ان ایام میں

کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی

کریں۔ ذکرِ الٰہی ہماری زندگی کا غالب پہلو رہنا چاہیئے اور زندگی کے غالب پہلو کے طور پر دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے۔

باوجود اس کے کہ ذکرِ الٰہی محض خدا کی خاطر کیا جاتا ہے اور دنیا کو دکھانے کی خاطر ذکر کے کوئی معنی نہیں، لیکن جب میں نے یہ کہا کہ دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے، تو اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہی بلکہ وہی کہا ہے جو قرآن کریم فرماتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ذکرِ الٰہی بندے اور خدا کا معاملہ ہے اور حقیقت میں یہ ایک مستقل خاموش رابطہ ہے، لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اسکو

خاموش نہیں رہنے دیا کرتی

اور دنیا ذکرِ الٰہی کے آثار ذکر کرنیوالوں کے چہروں پر دیکھ لیتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح آیت: ۳۰)

ان کے چہروں پر اس کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ان کے عادات و خصائل میں ایک ایسا امتیاز پیدا کر دیا جاتا ہے کہ اہلِ دنیا ذکرِ الٰہی کرنیوالوں کو، ذکر نہ کرنیوالوں سے ممتاز حیثیت میں پہچان لیتے ہیں۔ اگر اہلِ دنیا نہ سہی، تو کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے فطرتِ صحیحہ ودیعت کی ہے وہ ایسے ذکر کرنیوالوں کو پہچان لیتے ہیں۔

پھر فرمایا:۔

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ (التحریم ۶۶ آیت: ۹)

یعنی ان کا نور ان کے سامنے چلتا ہے اور ان کے آگے آگے دوڑتا ہے۔ حقیقی ذکر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایسی قوتیں عطا فرماتا ہے۔ جو دوسری دنیا کو بھی محسوس ہوتی ہیں اور دکھائی دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایسا نور عطا کرتا ہے جس کی روشنی میں وہ زیادہ یقین اور خود اعتمادی کے ساتھ، نہایت تیزی سے مستقبل کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ کیونکہ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کا ایک معنی جس طرح حال سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح مستقبل سے بھی اس کا ایک تعلق ہے یعنی ان کا نور ان کو مستقبل کے اندھیروں میں بھی نہیں رہنے دیتا۔ خدا تعالیٰ ان کے اندر ایسی فراست پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ نور آگے آگے ان کی راہنمائی کرتا چلا جاتا ہے۔

پس

مستقبل کے خطرات

کا بھی یہی علاج ہے اور حال کے خدشات کا بھی یہی علاج ہے کہ ہم کثرت سے ذکرِ الٰہی کے ساتھ اپنے سینوں کو منور کریں اور خدا تعالیٰ اپنے قانون کے مطابق، جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے، اس نور کو ہماری پیشانیوں پر ظاہر فرمائے اور ہمارے آگے آگے چلائے اور دوسرے بھی اس نور سے ہدایت پائیں۔

تمثیلی زبان میں

اس آیت کی صداقت کا اظہار بعض دفعہ اس طرح ہوا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جب بعض صحابہؓ اندھیری رات میں ایسی حالت میں چل رہے تھے کہ رستہ مخدوش تھا اور وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے تھے تو یہی نور متمثل ہو کر ان کے سامنے چلنا شروع ہوا اور وہ متعجب ہوئے کہ یہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ لیکن واقعۃً یہ نور تمثل بھی اختیار کر جاتا ہے۔

پس ہر مشکل کا علاج ذکرِ الٰہی ہے اور اسی کی طرف میں پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسے کے دوران خصوصیت کے ساتھ ذکرِ الٰہی پر زور دیں۔ اس میں شک نہیں کہ کام کے وقت ہاتھ بھی مصروف ہوتے ہیں اور دماغ بھی مصروف ہوتا ہے۔ لیکن جن کو ذکرِ الٰہی کی عادت ہو وہ غیر شعوری طور پر ساتھ ساتھ ذکر بھی کرتے جاتے ہیں اور کام کے دوران بھی ان کو ہمیشہ ایسے REFERENCES یعنی جگہیں ملتی رہتی ہیں جہاں سے ذہن اچانک چھلانگ لگا کر اپنے رب کی طرف مائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو اس رجحان کا نام ذکرِ الٰہی ہے کہ جس میں ادنیٰ سے بہانے پر بھی

اللہ تعالیٰ بے اختیار یاد آنے لگے

اور اگر مصروفیت دوسری طرف بھی ہو تب بھی انسانی ذہن کے پس منظر میں جاری ذکر اس یاد کو زندہ رکھتا ہے اور اس یاد کے لیے مواقع پیدا کرتا رہتا ہے۔

پس ان معنوں میں اگر ہمارے تمام کارکنان بالخصوص اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس جلسے کو رونق دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس جلسے پر غیر معمولی برکتیں نازل ہوں گی۔

ذکرِ الٰہی سے متعلق بیشمار آیات ہیں جو اسکی اہمیت اور عظمت پر براہ راست یا بالواسطہ روشنی ڈالتی ہیں۔ اسی طرح بہت سی احادیث ہیں جو اسکی برکتوں کی طرف ہمیں توجہ دلاتی ہیں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو پہرہ بدلتے ہیں یعنی جن کی ڈیوٹی دن کے وقت ہوتی ہے، وہ شام کو بدلتی ہے اور جن کی شام کو ہوتی ہے، وہ صبح کو بدلتی ہے۔ یہ ایک ایسا مخفی نظام ہے جس کی کنہہ کو تو ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن جو قانونِ قدرت ظاہر ہے اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اسی قسم کا کوئی روحانی نظام پسِ پردہ بھی جاری ہوگا۔ بہرحال آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جن فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی ہے وہ اپنے ربّ کے حضور حاضر ہو کر رپورٹیں پیش کرتے ہیں کہ ہم نے کیا دیکھا اور کیا ہو رہا تھا۔ ایک موقع پر فرشتوں کی ایک جماعت خدا کے حضور حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے خدا! فلاں جگہ ایک مجلس لگی ہوئی تھی اور اس میں تیرا ذکر ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ سُن کر فرماتا ہے کہ میں نے ان سب کے گناہوں کو معاف کر دیا جو میرا ذکر کر رہے تھے۔ فرشتوں نے عرض کیا اے خدا! وہاں ایک ایسا شخص بھی تھا جو تیرے ذکر کی خاطر نہیں گیا تھا۔ وہ تو ایک مسافر تھا۔ رستہ چلتے اس نے دیکھا کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ بھی ان میں بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ بھی بخشا گیا

کیونکہ میرا ذکر کرنے والوں کی برکت ایسی ہے کہ جو ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں ان کو بھی برکت پہنچ جاتی ہے۔
(مشکوٰۃ کتاب الاذکار باب فضل حلق الذکر)

پس ایسے لوگ بھی یہاں آئیں گے جن کا مقصد ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا ہوگا۔ ایسے بھی آسکتے ہیں۔ جو بُری نیتیں لے کر آتے ہیں لیکن اگر ذکرِ الٰہی کا غلبہ ہو تو ان کی نیتیں سیدھی کر دی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسے لوگ آتے ہیں جو ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی برکت سے

ایک انقلاب عظیم

محسوس کر کے واپس لوٹتے ہیں۔ آتے وقت ان کی کیفیت اور ہوتی ہے اور جاتے وقت کی اور۔ چنانچہ میرے علم میں کئی ایسے لوگ ہیں جو جلسہ سالانہ کے موقع پر بُری نیتوں کے ساتھ آئے لیکن جلسے کے نیک اثر کے نتیجہ میں نہایت مخلص اور فدائی احمدی بن کر واپس گئے۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ ذکر بہت بابرکت ثابت ہوگا کہ آنے والے خواہ کسی نیت سے ہی آئیں، جب وہ واپس جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور اس کے ذکر کی برکت سے ان کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا ہو چکی ہوگی۔

ایک دو سال کی بات ہے دارالضیافت میں ملنے والوں کا ایک قافلہ آیا جو سولہ افراد پر مشتمل تھا ان میں احمدی تو شائد ایک دو ہی تھے، غالب اکثریت غیر از جماعت دوستوں کی تھی۔ یہ لوگ ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتے تھے جہاں جرائم عام ہوتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ اکثر سوال و جواب کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت عجیب تصرفِ الٰہی ہوا کہ گفتگو شروع کرنے سے پہلے میں نے ان سے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ کس نیت سے یہاں آئے ہیں۔ بعض لوگ بُری نیت سے بھی آتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ بُری نیتیں لے کر آتے ہیں۔ اور یہاں کے نیک اثر کے نتیجے میں ان کی

کایا پلٹ جاتی ہے

اور بالکل دوسری نیتوں اور ارادوں کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ اس ضمن میں میں نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ سنایا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نکلے تھے اور کیسی بدلی ہوئی کیفیت لے کر واپس لوٹے۔ اس واقعہ کے بعد ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ میں آپ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ کہنے لگا مغرب کے بعد وقت دیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس ملاقات کے وقت کوئی تیسرا آدمی نہ ہو، نہ آپ کا کوئی ساتھی اور نہ ہی میرا کوئی دوست۔ میں نے کہا مغرب کے وقت تو میرے لئے آنا مشکل ہوگا، البتہ عشاء کے بعد آجاؤں گا۔ چنانچہ عشاء کے بعد میں دارالضیافت ان سے ملنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان صاحب کو تقریباً ۱۰۶ درجہ بخار تھا اور

سارے جسم پر لرزہ طاری

تھا۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس چیز کا احمدیت سے کیا تعلق ہے؟ بیچارے ایک مسافر کو بخار چڑھ گیا اور تم کہتے ہو کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ شخص بُری نیت کے ساتھ آیا تھا اور یہ جو علیحدگی کی ملاقات کی درخواست کر رہا تھا ہمیں پتہ ہے کہ اس کی نیت کیا تھی؟ اس کی صحت اتنی اچھی ہے کہ اس کو ساری عمر کبھی بخار نہیں ہوا اور ہم اس کے گواہ ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جب آپ کے یہاں آنے کا وقت ہوا تو اس سے پہلے اچانک اس کو دھماکہ سے اس کو بخار چڑھا اور اتنا تیز ہو گیا کہ اس کے قابو میں نہیں رہا۔ چنانچہ اس شخص نے بھی لیٹے لیٹے نیم بیہوشی کی حالت میں بعض ایسے آدمیوں کو جنہیں میں نہیں جانتا گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا انہوں نے مجھے بدنیت سے بھجوایا تھا ان کا بیڑا غرق ہو مجھے مروا دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس کے اکثر ساتھی احمدی ہو گئے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل نامعلوم راستوں سے آتے ہیں اور اگر انسان اپنی کوشش یا تدبیر پر انحصار رکھے تو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں پھر یہی کہوں گا کہ ذکرِ الٰہی پر زور دیں اور اس کثرت سے ذکر کریں کہ خدا کی تقدیر یہ گواہی دینے لگے کہ آج اگر دنیا میں میرا ذکر کرنے والے کوئی بندے ہیں تو وہ یہی لوگ ہیں۔ خدا کی تقدیر ہمارے ساتھ شامل ہو جائے۔ ہمارے اعضاء میں داخل ہو جائے۔ ہماری زبان میں داخل ہو جائے۔ ہماری آنکھوں میں آجائے۔ ہمارے دلوں میں حرکت کرنے لگے اور ہمارے دلوں کے ساتھ دھڑکنے لگے اور واقعۃً ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ہاتھ بن جاتا ہے۔ ان کے پاؤں بن جاتا ہے۔ ان کی زبان بن جاتا ہے۔ گویا وہ ان کے سارے اعضاء میں داخل ہو جاتا ہے [1]

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

الغرض بہت عظیم الشان برکتیں ہیں جو ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ پس ایک تو

خاموش ذکرِ الٰہی

ہے اور ایک ہے عبادت کی شکل میں۔ جب تک مجھے جلسے کے انتظامات میں خدمت کا موقع ملا ہے ہمیشہ میری یہی کوشش رہی کہ سارے کارکنان جن کا میرے ساتھ تعلق ہے وہ نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ کام کی زیادتی اور بے وقت کام کے نتیجہ میں بسا اوقات انسان عادی ہونے کے باوجود بھی نماز سے غافل ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کام کا (Rush) زور پڑتا ہے اور ایسا ریلا آتا ہے کہ اس وقت ہوش نہیں رہتی۔ لیکن اگر ہر منتظم اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے اوقات کا لحاظ رکھ کر اور یہ جانتے ہوئے کہ کن اوقات میں زیادہ کام ہوتا ہے اور کن میں نسبتاً کم، باقاعدہ انتظام کے تحت ان کے لئے نمازوں کی سہولت مہیا کرے اور نگرانی رکھے تو یہ کام مشکل نہیں ہوتا اور اگر آپ توجہ نہیں کریں گے تو مشکل بھی ہو جائے گا۔ اگر ذرا سوچ کر اور حکمت کے ساتھ اس انتظام کو چلائیں گے تو بڑی آسانی سے یہ کام سرانجام پا سکتا ہے۔ ہر انتظام میں کسی معاون یا کسی نائب افسر کے سپرد نمازوں کا کام باقاعدہ ڈیوٹی کے طور پر کرنا چاہیئے۔ ان کے فرائض بے شک اور بھی ہوں۔ لیکن نمازوں کے معاملے میں وہ اوّلین طور پر جواب دہ ہوں کہ تمام بچے جو اس وقت ان کی زیرِ نگرانی ہیں ان کو نمازوں کی عادت ڈالی جا رہی ہے۔ اس چیز کا خاطر خواہ اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا اور بعض بچوں نے خود بیان کیا کہ ان کو پہلے نماز کی عادت نہیں تھی۔ لیکن انتظام میں آنے کے بعد خدا کے فضل سے اس کی عادت پڑ گئی اور جو ذرا سست تھے وہ نسبتاً بہتر ہو گئے۔ اس لئے یہ اجتماعی تربیت کا

---

[1] بخاری کتاب الرقاق باب التواضع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بہت اچھا موقع

ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس فرض کو بھی کما حقہ ادا کر سکیں۔

جہاں تک مہمان نوازی اور دوسرے فرائض کا تعلق ہے اس بارہ میں آپ کو بارہا بتایا جا چکا ہے مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی بھی طاقت عطا فرمائی ہے وہ ساری کی ساری ہم اسکی راہ میں خرچ کر دیں گے تاکہ ہمارے مہمانوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

اس ضمن میں ایک تکلیف میز باتوں کو بھی ہوتی ہے جس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کا تعلق ان بچوں سے ہے جن کے پاس پورے کپڑے نہ ہوں اور پہننے کے لئے نو پیاں اور جوتیاں نہ ہوں وہ خدمت کے لئے آتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی ایسی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اس ضمن میں افسر صاحب جلسہ سالانہ ہدایت دیں کہ زیادہ کام شروع ہونے سے پہلے پہلے سارے منتظمین اپنے اپنے معاونین کا جائزہ لیں اور ان کی ایسی ضرورت جو کم از کم ضرور کھلاتی ہے جسے بہر حال پورا کرنا ہے۔ اس کے متعلق جائزہ لے کر رپورٹ کریں تاکہ ایسے بچوں کے لئے کچھ انتظام کیا جائے۔ کچھ نہ کچھ صورت بہر حال کرنی پڑے گی۔ ورنہ بعض دفعہ بچوں کو سردی لگ جانے سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ زیادہ مہنگا نہ سہی، سستا سہی، مگر تن ڈھانکنے کے لئے

ضرورت کا سامان مہیا کرنا

بھی ہمارا فرض ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے بھی سارے افسران اپنے ماتحتوں کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی کم مائیگی کی وجہ سے خدمت کے دوران ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

آئیے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔

بقیہ:۔ خطاب: تیسرے روز کی کارروائی

اور پہلو سے دل حمد کی طرف راغب ہوا میں جانتا ہوں کہ یہ جماعت ایسے مخلصین کی جماعت ہے کہ اگر ان کا امام کہے کہ بارش اور برفباری کے طوفان میں آؤ اور کھلے میدان میں بیٹھ جاؤ تو مرد عورتیں بڑے بچے سب چلے آئیں گے۔ امیر غریب سب آجائیں گے اور ایک لمحہ بھی تردد نہ کریں گے۔ اس جماعت کو دیکھ کر کسی کا کہا ہوا وہی جملہ ذہن میں آتا ہے کہ "اس جماعت کے اخلاص سے ڈر لگتا ہے" خشکی ہو یا تری اس جماعت کو کوئی ڈر نہیں۔

حضور نے فرمایا ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ مثال کے طور پر حضور نے ایک لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ سکھوں کی ایک ٹولی کا گڈا کیچڑ میں پھنس گیا۔ انہوں نے بہت زور لگایا "ست سری اکال" کے نعرے لگائے مگر گڈا نہ نکلا۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک ٹولی وہاں سے گزری ان کو سکھوں نے مدد کے لیے بلایا۔ سب نے مل کر زور لگایا اور یا علی کا نعرہ لگایا۔ آدمی زیادہ ہو گئے تھے گڈا نکل گیا۔ سکھ کہنے لگے گورو تو ہمارا ہی اچھا ہے مگر "کھوبے دا ماڑا ہے"۔

حضور نے یہ لطیفہ بیان کر کے فرمایا ہمارا آقا "کھوبے کا ماڑا" نہیں۔ روشنی ہو یا اندھیرا بارش ہو یا طوفان اس کے ماننے والے ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ مضمون سوچتے ہوئے دل اور حمد کی طرف مائل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے موضوع کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔ آج میں نے جس آیت کا انتخاب کیا ہے یہ بہت وسیع معانی اپنے اندر رکھتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ عدل کی تعلیم دیتا ہے مگر یہاں پر چھوڑتا نہیں بلکہ اس کے بعد احسان اور پھر ایتاء ذی القربیٰ کی حد تک لے جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا جب میں نے اس آیت کو انتخاب کیا تو سوچا کہ اس آیت کے پہلے آدھے حصے پر گفتگو کروں جب اس پر غور شروع کیا تو مضامین کے جہان سامنے آتے گئے۔ پھر خیال کیا کہ نصف آیت کے مضامین کا بیان بھی ممکن نہیں۔ بہتر ہے کہ صرف عدل کے موضوع پر خطاب کروں۔ جب عدل کے مضمون پر غور شروع کیا تو یوں محسوس ہوا کہ یہ مضمون ساری کائنات پر محیط ہے یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ قرآن پر مبنی ہے۔ عدل کا مضمون اتنا وسیع ہے کہ ساری کائنات کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس کو یہ مضمون چھوڑتا ہو۔ چنانچہ پھر میں نے اور قید لگائی اور سوچا کہ اس کا جو اقتصادیات کا حصہ ہے صرف اس کو بیان کروں باقی رہنے دوں۔ پھر غور کیا تو خیال آیا کہ اس کی بھی تفاصیل بیان کرنے کا وقت نہیں اس کے بھی اب کئی حصے نظر انداز کرنے پڑیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج انسان کو اسلام کے نظام عدل کی ضرورت ہے۔ دنیا کے پاس کوئی تصور نہیں۔ دنیا نہیں جانتی کہ عدل کیا ہے آج دنیا کی ساری بیماریاں عدل کے فقدان کی وجہ سے ہیں۔ اگر ہم نے عدل کی تعلیم نہ دی اور قرآن سے دنیا کو روشناس نہ کرایا تو دنیا جہالت میں مر جائے گی۔ ہمیں دنیا کو لازماً اس سے روشناس کروانا ہوگا۔

حضور نے فرمایا غالباً اسی غور کے نتیجے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ قرآن کریم کی جامع ترین آیت ہے۔ گہری سوچ بچار سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ آیت قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خطبہ ثانیہ میں اس آیت کی تلاوت کا رواج ڈالا۔ اس آیت کا جادو کافروں پر بھی چلا۔ ولید نے جب یہ آیت سنی تو اس نے کہا کیسی رونق ہے اس آیت کے منہ پر کیسی بہار ہے یہ اس آیت کی تاثیر تھی کہ سطحی نظر کو بھی مسخر کیے بغیر نہ چھوڑا۔

(باقی)

ایک مخلص کارکن کی وفات

محترم چوہدری شمیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز اپنے دفتری فرائض ادا کرنے کے بعد دفتر تحریک کے ایک مخلص کارکن مکرم مختار محمود صاحب شب کو اپنے گھر واپس پہنچے تو تھوڑی دیر بعد ہی سانس کی تکلیف لاحق ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس دار فانی سے کوچ کر کے قریباً ۶۲ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

خاکسار کو مرحوم سے اس وقت سے انس تھا جب ہم دونوں ایبٹ آباد میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے خاکسار نیم فوجی محکمہ یعنی ملٹری اکونٹس میں تھا اور وہ فوج میں نائب صوبیدار تھے ان کے منکسر المزاجی اور دفتری کاموں میں [illegible] سے بندہ بہت متاثر تھا جب بندہ نے زندگی وقف کی تو جی چاہتا تھا کہ قریشی صاحب بھی زندگی وقف کر دیں۔ چنانچہ بعد میں بندہ نے انہیں اس مضمون کا خط بھی لکھا اور زہے نصیب کہ وہ بھی زندگی وقف کر کے مرکز میں پہنچ گئے اور جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز ساحل مراد پر پہنچ گئے مرحوم موصی تھے اور ۲۸ دسمبر کی صبح نماز فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں افراد کے ساتھ ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور معاً بعد بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر خاکسار کو بھی دعا کروانے کا موقعہ ملا اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ:۔ شادی کی مبارک تقریب

کیا اور دولہا کو ہار پہنائے۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ نے مردانہ میں دعا کرانے کے علاوہ عورتوں میں بھی تشریف لے جا کر دعا کرائی اور اس طرح عزیزہ موصوفہ کو دلی دعاؤں سے رخصت فرمایا۔ بارات اسی روز شام کو لاہور سے ربوہ واپس آئی۔

محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ (بیگم محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم) نے ۲ جنوری ۱۹۸۳ء کو ۹ بجے بعد دوپہر اپنے فرزند عزیز تمر سلیمان احمد سلمہٗ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام قصر خلافت کے عقبی لان میں کرایا جس میں خاندان حضرت اقدس کے افراد اور مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی شرکت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم قریشی صاحب گوجرانوالہ کے ایک مخلص خاندان کے چشم و چراغ تھے والد بزرگوار محترم عبدالعزیز صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پایا ان کی پیرانہ سالی میں قریشی صاحب مرحوم نے ان کی کما حقہ خدمت کی۔ قریشی صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ بھی ایک لمبا عرصہ بیمار رہیں اور انہوں نے ان کی بھی خدمت کا حق ادا کر کے خیرکم خیرکم لاھلہ کا نمونہ دکھایا۔ ان کی بیگم صاحبہ جو کہ سلسلہ کے معروف خدام یعنی محترم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سیکنڈے نیویا (حال مربی لاہور) اور محترم مولوی صلاح الدین صاحب کھوکھر کراچی کی ہمشیرہ ہیں۔ نے کمال صبر سے اس عظیم صدمہ کو برداشت کیا ہے مرحوم کی دو صاحبزادیاں ہیں جن میں سے ایک ہمارے مبلغ افریقہ محترم مرزا نصیر احمد صاحب کے نکاح میں ہیں اور دوسری گوجرانوالہ کے محترم عبدالمجید صاحب کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دفتر میں جو کام قریشی صاحب مرحوم کے سپرد تھا وہ نہایت احسن رنگ میں ادا ہوتا۔ کیش ہو یا دفتر کا کوئی اثاثہ ان کی سپردگی میں بالکل محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ امانت اور دیانت اور ریکارڈ کو صاف ستھرا رکھنے میں انہوں نے ایک اعلیٰ نمونہ قائم کر رکھا تھا۔ وفات کے بعد جب ان کا دفتری صندوق کھولا گیا تو ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی تھی ہر ایک پر مناسب نوٹ تھا کہ یہ فلاں کی ہے یہ فلاں کی ہے۔ چارج بدلتے وقت کوئی پریشانی نہیں ہوئی کوئی ابہام نہ پیدا ہوا خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ۱۵۰ جماعتیں اور ۱۲۷ مساجد ہیں

۲۰ لاکھ پاکستانی روپے سے بہت بڑی زمین خرید کر عمارتیں بنائی جا رہی ہیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر انڈونیشی وفد کے رکن مکرم یحییٰ پنتو کی تقریر :-

خاکسار جزائر شرق الہند یعنی انڈونیشیا سے آیا ہے۔ انڈونیشین وفد اس مبارک جلسہ سالانہ پر ۳۸ افراد پر مشتمل ہے جن میں سے ۱۴ افراد خاکسار کے رشتہ دار ہیں۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ہزارہا احمدیوں کا آپ تک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے عاجز سے اکثر احباب متعارف ہیں کیونکہ خاکسار کو ربوہ اور قادیان میں بار بار آنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج کل انڈونیشیا کی جماعتیں بڑے بڑے جزائر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مثلاً جاوا، سماٹرا، کلی منتن یا برنیو، سلاویسی، یا سیلیبس وغیرہ وغیرہ اور ستائیس صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جماعت انڈونیشیا کی ۱۵۰ جماعتیں ایک صد ستائیس مساجد میں متواتر تبلیغی اور تربیتی مساعی کرتی رہتی ہیں۔ مساجد کے علاوہ جماعت کے مشن ہاؤس لائبریریاں، مدارس وغیرہ کی کل عمارتیں تقریباً ایک صد ہیں۔ شاید احباب کرام کو معلوم ہو کہ انڈونیشیا کے کل جزائر تقریباً چودہ ہزار ہیں۔ اور مشرق سے مغرب تک اس کی لمبائی ساڑھے پانچ ہزار کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک چوڑائی ڈیڑھ ہزار کلومیٹر ہے۔ مثال کے طور پر اس کی لمبائی کراچی سے ہانگ کانگ تک یا لندن سے بحیرۂ کیسپین تک ہے۔

جاکرتا سے پینتالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بڑی سڑک کے کنارے پر تیس ہزار مربع میٹر کی زمین جماعت نے بیس لاکھ پاکستانی روپیہ کی قیمت پر خریدی ہے۔ اور یوم مسیح موعود کے بابرکات دن ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو وہاں پر مبارک نامی مرکز تبلیغ، تعلیم و تربیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ آج کل اس مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے جو پہلے دو منزلوں کے آئرن بارز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور اس کے فرش اور چھت اور دیواروں کا کام ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال مسجد اور اس سے ملحقہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ پروگرام کے مطابق تمام دوسری عمارتوں کے لئے جماعت انڈونیشیا ہر سال تقریباً آٹھ لاکھ پاکستانی روپیہ خرچ کرے گی۔ اور امید ہے کہ دس سال تک تمام عمارتیں مکمل ہو جائیں گی انشاء اللہ۔ انڈونیشین میں مختصر طور پر اس تبلیغی و تربیتی مرکز کو PUSDIK MUBARAK کہلاتا ہے۔ اس پسدک مبارک میں مسجد کے علاوہ بڑا ہال برائے جلسہ تعمیر کیا جائے گا۔ اسی طرح ہسپتال، تعلیمی ادارے دفاتر، لائبریری، کوارٹرز، لنگر خانہ، مہمانخانہ اور دیگر احباب جماعت کے گھر تعمیر کر دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ احباب جماعت کو خاکسار خوشخبری سناتا ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ مع تفسیر کا کام جو کہ ماخوذ از THE HOLY QURAN ENGLISH TRANSLATION AND COMMENTARY EDITED BY LATE MALIK GHULAM FARID AND PUBLISHED UNDER THE AUSPICES OF THE THIRD SUCCESSOR OF THE PROMISED MESSIAH ہے۔ انڈونیشین زبان میں مکمل ہو چکا ہے اور آج کل اس کے پہلے بیس پاروں کے علاوہ اس کے آخری دس پارے شائع ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں پچھلے سال میں جماعت انڈونیشین نے مقامی جلسہ سالانہ کے لئے ایک بڑا ہال مانسلور نامی گاؤں میں تعمیر کی تھی جس پر تقریباً پانچ لاکھ پاکستانی روپے خرچ ہوئے ہیں۔ مانسلور کی کل آبادی کوئی ۱۰۰ خوبصورت اور پکے مکانات آباد ہیں۔ اسی طرح بانڈنگ شہر میں ایک مقامی احمدی عورت نے ایک خوبصورت بڑی جامع مسجد تعمیر کروائی ہے جس پر تقریباً آٹھ لاکھ پاکستانی روپیہ خرچ آیا ہے۔

احباب کرام کے علم کے لئے اور طلب دعا کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے مرکز کے حکم کے مطابق جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے احمدیہ سنٹر جاپان کی قیمت ادا کی تھی۔

آج کل انڈونیشیا میں سات مرکزی مبلغ آٹھ لوکل مبلغ، بارہ معلمین اور ۷۶ اساتذہ ہیں جو مختلف علاقوں میں کافی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکات اور کامیابی عطا کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے کئی سالوں سے غیر ممالک سے جلسوں پر آنے والوں میں سے انڈونیشیا کی نمائندگی کی تعداد ہر سال زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اولاد اور اموال میں برکات اور ترقی عطا کرے۔

احباب اکرام ہمارے ادھر آنے کا صرف یہ مقصد ہے کہ ہم حضرت بانیٔ سلسلہ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے بنیں جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ مَنْ جَاءَکَ جَاءَنِیْ یعنی لوگ تیرے پاس دور دراز علاقوں سے اموال لے کر آئیں گے اور مشکلات سفر اٹھا کر تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جو تیرے پاس آتے ہیں۔ وہ درحقیقت میرے یعنی خدا کے پاس آتے ہیں۔

بالآخر ہم احباب کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پیارے انڈونیشین احمدی بہن بھائیوں کو جو باوجود شدید خواہش کے اس بابرکت جلسے میں شریک نہیں ہو سکے اور سب انڈونیشین لوگوں کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ان کو نمایاں کامیابی اور ترقی عطاء فرمائے۔ اور ہم سب کو رحمتیں اور حسنات فی الدنیا کے ساتھ ساتھ رحمتیں اور حسنات فی الآخرت سے بھی نوازتا رہے آمین اللّٰھُمَّ آمین۔

احباب کرام آئیں ہم سب کٹھے ہو کر ہاتھ اٹھا کر اپنے رب العالمین کے سامنے اس وقت بھی کچھ عرض کر لیں۔

محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ انتقال کر گئے

(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

نہایت درجہ رنج و الم سے احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محترم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ابن محترم چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ سابق امام لندن و امریکہ مورخہ ۵/۱/۸۳ بروز بدھ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بوقت قریباً اڑھائی بجے بسبب حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی نہایت درجہ مخلص اور احمدیت کے فدائی تھے۔ تقسیم ملک کے وقت حفاظت مرکز کے سلسلہ میں بھی انہوں نے نہ صرف گرانقدر خدمات سرانجام دیں بلکہ نہایت درجہ بشاشت اور خندہ پیشانی سے قید و بند کی شدید صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ حضور ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

مرحوم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ واقف زندگی سابق امام لندن و سوئٹزرلینڈ کے چھوٹے بھائی تھے۔ نماز جنازہ میں شمولیت کے علاوہ مرحوم کی تدفین میں کثیر تعداد میں احباب ربوہ و بیرون از ربوہ اعزا و اقرباء اور دوستوں نے شرکت فرمائی اور بعد از تدفین محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ و ہائی کورٹ لاہور نے قبر پر دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور مرحوم کے ورثاء کا خود ہر آن حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ اللّٰھُمَّ آمین برحمتک یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

(چوہدری صلاح الدین مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نواں مرحلہ ۲۸ فروری ۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے

عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام امراء چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنے ملک میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان سے کل وعدہ کا کم از کم ۱۵/۱ حصہ تک فوری وصولی کر لینا ہے۔ پوری کوشش فرمائیے کہ کوئی بقایا دار نہ رہے۔ بلکہ زائد وصولی ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں جماعتوں میں بیداری کے آثار نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں چنانچہ

مجلس انصار اللہ نیورن برگ کے معتمد تحریک جدید کے وعدے بھجواتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" یہ فضل اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس سال مجلس ہذا کے تمام انصار تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہو گئے ہیں اور پچاس فیصد کے وعدہ جات ان کی ماہوار تنخواہ کے ۵/۱ کے برابر ہیں۔"

اسی طرح زیمبیا سے امیر و مبلغ انچارج مکرم عبدالباسط صاحب شاہد تحریر کرتے ہیں کہ:-

" حضور کے ارشادات سے متاثر ہو کر ایک احمدی بہن نے باقاعدہ دس کواچے دینا شروع کر دیئے ہیں۔ اسی طرح ایک جز وقتی مزدور نے اپنی شرح اور ہمت سے زیادہ پانچ کواچے ماہوار کے حساب سے پندرہ کواچے ادا کئے ہیں۔"

احباب دعا کریں کہ اللہ کریم ان کے اخلاص میں مزید برکت ڈالے اور دوسروں کو اپنی قربانیاں معیار سے بڑھ کر پیش کرنے کی توفیق دے

(وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

ناشکری نہیں کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا۔

" اللہ تعالیٰ کے فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دینِ حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے۔"

(بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات میں اپنے خطاب میں ساری دنیا کی احمدی خواتین کے لیے ایک عالمگیر منصوبہ پیش فرمایا تھا۔ لجنہ مرکزیہ نے اسے کتابچہ کی شکل میں شائع کروایا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والی کچھ صدریں تو یہ خطاب اپنے گھروں کی تعداد کے مطابق لے گئی ہیں۔ لیکن لجنات کی کثیر تعداد ابھی باقی ہے جنہوں نے یہ خطاب نہیں لیا۔ ہر لجنہ اسے منگوا کر مفت تقسیم کرے کہ کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہے جس کو اس کے مضمون کا علم نہ ہو۔ اپنی معینہ تعداد یعنی فی گھرانہ ایک کے مطابق فوری دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوا کر ہر شہر کی صدر گھروں میں تقسیم کرے۔ ہر ضلع کی صدر بھی اس طرف توجہ کریں۔ اپنے ضلع کا جائزہ لے کہ کوئی لجنہ ایسی نہ رہ جائے کہ جس لجنہ میں یہ خطاب تقسیم نہ ہو سکے۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

دارالحمد لاہور میں طلباء ایف ایس سی کیلئے کوچنگ کلاس

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے تحت ایف ایس سی کے طلباء کے لئے کوچنگ کلاس کا انتظام "دارالحمد" ۱۲۴۔اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں کیا گیا ہے۔ جس میں فزکس، کیمسٹری، ریاضی اور بیالوجی کے مضامین (فرسٹ اور سیکنڈ ایئر کو علیحدہ علیحدہ کلاسز میں) پڑھائے جا رہے ہیں۔ کلاس روزانہ شام ۵۔۳۰ سے ۷۔۳۰ تک منعقد ہو رہی ہے۔ کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلباء انچارج کوچنگ کلاس مکرم اعجاز احمد صاحب رؤف سے رابطہ قائم کریں۔

(جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

امراء اضلاع / صدر صاحبان متوجہ ہوں

امراء اضلاع / صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کے عہدہ کی میعاد ۳۱ فتح / دسمبر ۱۹۸۲ء سے ختم ہو چکی ہے۔ اس لیے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کے انتخابات جلد کروا کر رپورٹ بغرض منظوری ترسیل مرکز کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضلعی سطح پر لجنہ مرکزیہ کی بیداری

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ کی تنظیم کو اور زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ضلعی سطح پر ضلعی صدر لجنات نامزد کی ہیں۔ جن کے ذمہ اپنے ضلع کی جملہ لجنات کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہوگا۔ اس ضمن میں ان کو مکمل ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اب تک جن اضلاع کی صدر صاحبات نامزد کی گئی ہیں۔ انہوں نے لجنہ مرکزیہ کی ہدایات کے مطابق اپنے اپنے ضلع میں کام شروع کر دیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

ضلع سرگودھا :- مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف سرگودھا۔

ضلع ملتان :- مکرمہ وسیمہ صاحبہ بیگم محمد شفیق سہگل صاحب آف گلگشت۔ ملتان۔

ضلع فیصل آباد :- مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ میاں عبدالسمیع صاحب فیصل آباد۔

ضلع گوجرانوالہ :- مکرمہ صادقہ میر صاحبہ اہلیہ محمد اکبر صاحب میر۔ آف گوجرانوالہ۔

ضلع گجرات :- مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری منیر احمد خان صاحب آف گجرات۔

ضلع اوکاڑہ :- مکرمہ منور بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب آف اوکاڑہ

ضلع لاڑکانہ :- مکرمہ صالحہ انور صاحبہ بیگم علی انور صاحب ابڑو۔ آف لاڑکانہ۔

ضلع ڈیرہ غازیخان :- مکرمہ عزیزہ ثروت صاحبہ اہلیہ سید محمد صدیق صاحب ہاشمی آف ڈیرہ غازیخان۔

ضلع پشاور :- مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ۔ جوگن شاہ ڈبگری پشاور۔

لجنات کا عزم بالجزم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جب سے دفتر سوم تحریک جدید کا کام لجنات کے سپرد فرمایا ہے وہ بفضلِ خدا غیر معمولی مستعدی سے کام کر رہی ہیں چنانچہ چند مثالیں۔ قبل ازیں ہدیۂ قارئین بغرض دعا کی جا چکی ہیں۔ سرگودھا کی لجنہ بھی مزید دعاؤں کی مستحق ہے ان کی صدر صاحبہ مکرمہ امۃ الودود مبارک صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

" ۱۹۶۵ء سے اب تک دفتر سوم کے کل مجاہدین کی تعداد ۱۳۶ تھی۔ اب سرگودھا کے دفتر سوم میں شمولیت کرنے والے کل مجاہدین کی تعداد ۳۶۱ ہے ..... چند گھرانے باقی رہ گئے ہیں انشاء اللہ ایک فرد بھی ایسا نہیں رہے گا۔ جو اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہو۔"

یہی عزم بالجزم دیگر لجنات کو بھی لازم ہے اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

ضلع شیخوپورہ :- مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب آف سول لائن شیخوپورہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت اقدس کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

" اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید کی میں وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے" (نشان آسمانی صفحہ ۴۹)

حضور اقدس کا ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے پس صاحبِ نصاب احباب و خواتین سے گذارش کی جاتی ہے کہ ان پر جسقدر بھی زکوٰۃ واجب الادا ہو مرکز سلسلہ میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کیا آپ نے اپنے بچوں کا چندہ وقفِ جدید کا وعدہ لکھوا دیا ہے؟ ناظم مال وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۵۹:-

میں نسیم احمد ولد نور احمد صاحب قوم دنیس جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نسیم احمد ولد نور احمد صاحب موضع چھنیاں مکان نمبر ۲۵/۲ دارالعلوم شرقی ربوہ

گواہ شد نمبر ۱:- نعمت اللہ بشارت مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مقامی۔

گواہ شد نمبر ۲:- نسیم احمد شمس مربی سلسلہ حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۶۰:-

میں فردوس حبیب بنت غلام حبیب صاحب قوم ملک کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) گھڑی کلائی مالیتی ۲۰۰/- روپے۔
(۲) انگوٹھی طلائی مالیتی ۳۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- فردوس حبیب ۲۱/۱/۸۲ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد نمبر ۱:- غلام حبیب والد موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۳ دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۶۱:-

میں سعید احمد ولد محمد اکرم صاحب پٹواری قوم راجپوت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۲۰ ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

نقد دس ہزار روپے (۱۰،۰۰۰ روپے)

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از برادران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سعید احمد ۵/۲۰ ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۳۔

گواہ شد نمبر ۲:- سلیم قیصر ولد میاں محمد اکرم صاحب ۵/۲۰ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۶۲:-

میں امۃ الرؤف بنت میاں محمد اکرم صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ۵/۲۰ ریلوے روڈ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) گھڑی کلائی مالیتی ۱۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ الرؤف بنت مکرم میاں محمد اکرم صاحب ۵/۲۰ دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۳۔

گواہ شد نمبر ۲:- میاں محمد اکرم والد موصیہ۔

اعلانِ نکاح

● خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشارت عصمت النساء بیگم کا نکاح مورخہ ۲۹/۱۲/۸۲ کو عزیزم ارشاد احمد صاحب ولد چوہدری مختار احمد صاحب آف کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ حال محلہ دارالفضل ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو فریق کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

(صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید۔ ربوہ)

● میرے دوست برادرم مکرم محمد سرور جاوید صاحب ابن مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب حال مسقط (عمان) کا نکاح عزیزہ محترمہ فریدہ نسیم صاحبہ دختر مکرم میاں نسیم احمد صاحب طاہر ربوہ کے ہمراہ قرار پایا ہے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مسجد مبارک ربوہ میں ۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز ظہر و عصر پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ عقد بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(صلاح الدین قمر۔ دارالقمر ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

● میرا چھوٹا بھائی عزیزم بشارت علی خاں تشویشناک علالت کے باعث صاحب فراش ہے ٹانگ پر پھوڑا نکل آیا ہے عزیزم چونکہ شوگر کا مریض ہے اس لئے زخم ٹھیک نہیں ہو رہا طبیعت بہت فکرمند ہے درخواست دعا ہے کہ عزیزم کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(ایچ نور علی خان ۵۵ فلیمنگ روڈ ۔ لاہور)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر آخری دن کے پہلے اجلاس کے خاتمہ پر ایک جوڑا دستانہ ملا جس کی بوجہ معروفیت اطلاع کسی کو نہ دے سکا۔ جن صاحب کا ہو وہ نشانی اور اپنا پتہ تحریر فرمائیں انہیں پہنچانے کا میں خود ذمہ لوں گا۔

(شفیق احمد ۴۹ فردوس کالونی۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

گمشدہ طلائی زیور

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کانوں کا ایک طلائی زیور نظارت ہذا میں موصول ہوا تھا جس کی بابت اسی وقت اعلان کیا گیا تھا لیکن تاحال وہ نظارت کے پاس ہے جن کا ہو وہ نظارت کو تفصیل لکھ کر حاصل کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلانِ گمشدگی

خاکسار کا ایک ہینڈ بیگ (سیاہ رنگ) سائز قریباً چھ سات انچ جس میں خاکسار کے ضروری کاغذات تھے۔ مورخہ ۱۲ جنوری کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے محلہ دارالعلوم غربی تک آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا یا بھولا کسی جگہ پر رہ گیا اگر کسی دوست کو ملا ہو یا علم ہو تو خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

(میر مبشر احمد طاہر آف پسرور۔ ۱۶/۲ دارالعلوم غربی ربوہ)

تلاشِ گمشدہ

میرے بیٹے خلیق احمد ظفر کو مورخہ ۲۰ دسمبر کو مغرب کے بعد انصار اللہ مرکزیہ کے مین گیٹ کے سامنے والی سڑک پر دو عدد دوپٹے ملے ہیں۔ جس کے بھی یہ دوپٹے ہیں خاکسار سے وصول کر لیں۔

(مبارک احمد ظفر احمد نگر (نزد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۷/۸۳ تا ۳۰/۶/۸۶) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۵/۲/۸۳ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں تاکہ ضروری کاروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔ جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔

ضروری ہدایات:۔

۱۔ انتخاب کرواتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ جس نے گذشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے۔ کہ وہ باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان، معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ کا امتحان انشاء اللہ مورخہ ۲/۲/۸۳ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح ہوگا۔ اور انٹرویو مورخہ ۳/۲/۸۳ بروز جمعرات بوقت ایک بجے ہوگا لہٰذا امیدواران ملازمت وقت مقررہ پر امتحان کے لئے مورخہ ۲/۲/۸۳ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح دفتر نظارت دیوان میں تشریف لائیں۔ سندات تعلیمی قابلیت کی ہمراہ لائیں۔ امتحان کے لئے کاغذ قلم دوات ہمراہ لائیں۔ آمد و رفت کے اخراجات امیدوار خود برداشت کریں گے۔ انٹرویو اسی طرح مورخہ ۳/۲/۸۳ بوقت ایک بجے ہوگا۔ اس میں بھی شامل ہوں۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

دینی نصاب برائے امتحان کارکنان

۱۔ قرآن کریم:۔ سولہویں پارے کا نصف ثانی باترجمہ۔

۲۔ حدیث:۔ مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعائیں۔

۳۔ کتاب:۔ رسالہ "الوصیت"

۴۔ انٹرویو:۔ (ا) سورۃ البقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔ (ب) صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام (ج) ارکان اسلام از روئے حدیث (از نصاب فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۹ء) (د) وفات مسیح ناصری علیہ السلام از روئے قرآن کریم۔ (ہ) معائنہ۔

* امتحان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء صبح ۹½ بجے مسجد مبارک میں لیا جائے گا۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع

حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

ٹاؤن

بیالیس

جس میں

سب سے پہلی سکیم

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- ربوہ کی واحد سکیم جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

رابطہ: احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶